سوال

میں اس وقت ایک برطانوی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں، یونیورسٹی میں ایک لڑکی نے مجھے اپنے آپ پر فریفتہ کرلیا ہے، میری اس سے مطلق طور پر کبھی بات نہیں ہوئی، اور نہ ہی عورتوں سے کلام کرنا میری عادت ہی ہے، لیکن اتنا ہے کہ کبھی کبھی ہم آپس میں سلام کا تبادلہ کرتے ہیں۔ میرا اس سے شادی کا پیغام کس طرح ممکن ہے، مسئلہ یہ ہے کہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتا ہوں اور عورتوں سے بات چیت نہیں کرتا، لھذا اس کے لیے سب سے افضل طریقہ کیا ہے؟ کیا میں اس کے پاس جاکر اس سے بات چیت کروں اور پہلے اس سے تعارف کی کوشش کروں جس میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے، یا کہ اس سے سیدھے ہی شادی کی بات کی جائے؟ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے اس سے بغیر کسی تعارف کے پہلے ہی شادی کی بات کروں تو وہ فورا انکار ہی نہ کردے کیونکہ وہ مجھے اچھی طرح نہیں جانتی، اور اس لیے بھی کہ اس کی ثقافت اور معاشرہ میرے معاشرے اور ثقافت کے علاوہ ہے، اور اس کے مقابلہ میں میں اس سے تعارف کرنے کے لیے بات چیت سے بھی خوفزدہ ہوں کہ کہیں میرا ایسا کرنا خلاف اسلام نہ ہو۔ میں بہت ہی مشکل حالت میں ہوں میرے لیے سب سے افضل عمل کیا ہے؟

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی آپ کو صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اجنبی عورت سے بات چیت کرنے کے کچھ شریعت اسلامیہ نے ضوابط اور قانون وضع کیے ہیں اور کچھ اہم قسم کی شروط رکھی ہیں اگر یہ ضوابط اور شروط پائی جائیں تو پھر اجنبی عورت سے کلام کرنا جائز ہے، ایسا کرنے کا مقصد اور غرض یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کا سدباب ہوسکے اور معصیت میں پڑنے سے روکا جاسکے۔

ذیل میں ہم ان شروط کا ذکر کرتے ہیں:

1- یہ کلام خلوت کے بغیر ہو۔

2- یہ کلام مباح اور جائز موضوع سے خارج نہ ہو۔

3- فتنہ کا خدشہ نہ ہو، اگر کلام کی وجہ سے اس کی شہوت انگیخت ہو یا پھر وہ کلام سے لذت حاصل کرنے لگے تو یہ کلام کرنی حرام ہوگی۔

4- نہ یہ کہ عورت کی طرف سے کلام میں نرم لہجہ اختیار ہو۔

5- عورت مکمل پردہ اور شرم وحیاء کی پیکر بن کر رہے، یا پھر دروازے اور پردے کے پیچھے سے مخاطب ہو، بہتر اور احسن تو یہ ہے کہ ٹیلی فون کے ذریعہ ہو اور اس سے بھی بہتر اور اچھا یہ ہے کہ لیٹر لکھ کر یا پھر ای میل کے ذریعہ ہو۔

6- یہ کلام ضرورت سے زیادہ نہ ہو بلکہ حسب ضرورت ہی رہے۔

جب یہ شرطیں پائی جائیں اور فتنے کا بھی خدشہ نہ ہو تو پھر بات کرنے میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ واللہ تعالی اعلم۔

شیخ صالح الفوزان نے لڑکے اور لڑکیوں کی ٹیلی فون پر ایک دوسرے سے بات چیت کے حکم کا جواب دیتے ہوئے کہا:

نوجوانوں کی لڑکیوں سے بات چیت کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں فتنہ ہے ، لیکن اگر لڑکی اپنے منگیتر سے بات چیت کرے اور کلام بھی صرف منگنی کی مصلحت کو سمجھنے سمجھانے کی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن افضل اور اولی اور احتیاط تو یہی ہے کہ لڑکی کے ولی سے بات کی جائے ۔

دیکھیں کتاب : المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزان (3/163-164)

اور آپ نے تو ابھی اس لڑکی سے منگنی بھی نہیں کی اس لیے آپ پر ضروری ہے کہ آپ فتنہ میں پڑنے والے اسباب سے بچ کر رہیں اور انتہائی شدید قسم کی احتیاط کریں اور اپنے مقصد کو ہر اس طریقے سے حل کریں جو اس لڑکی کے قریب جانے کے علاوہ ہو ۔

اس مسئلہ میں دلیل مندرجہ ذیل دو آیتیں ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے ، اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو الاحزاب (32) ۔

اور دوسری جگہ پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

اور جب تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی وطہارت ہے الاحزاب (53) ۔

اس کے بعد میں چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ یاد دلاتا چلوں کہ بیوی اختیار کرتے ہوئے مسلمان کا معیار وہ ہونا چاہیے جس کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ اور رغبت دلائی ہے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم دین والی لڑکی اختیار کرو تمہارے ہاتھ خاک میں ملیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) ۔

آخر میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہر اس چیز سے بچ کر اور اس سے دور رہیں جو آپ کو حرام میں لے جائے یا حرام کام کر قریب بھی کرے ، مثلا لڑکی سے خلوت ، یا اس کے ساتھ کہیں باہر سیر وتفریح کے لیے نکلنا ، وغیرہ ۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے لیے کوئی ایسی لڑکی مہیا کر دے جو آپ کے لیے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر مددگار اور معاون ثابت ہو ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

13791